Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Impact of Unexpected Circumstances on Personal Employment Contracts (ʿAqd al-Ijārah): A Jurisprudential and Applied Study

عقدِ اجارہ اشخاص پر غیر متوقع حالات کے اثرات: فقہی و تطبیقی مطالعہ

Authors Details

1. Muhammad Mohsin (Corresponding Author)
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan. m.mohsinkwl@gmail.com

2. Dr. Sheraz Ahmad
Lecturer, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus, Pakistan.

Citation
Mohsin, Muhammad, and Dr. Sheraz Ahmad. "Impact of Unexpected Circumstances on Personal Employment Contracts (ʿAqd al-Ijārah): A Jurisprudential and Applied Study." *Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 393−403.

Submission Timeline
Received: Dec 15, 2024
Revised: Jan 01, 2025
Accepted: Jan 15, 2025
Published Online: Jan 26, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Impact of Unexpected Circumstances on Personal Employment Contracts (ʿAqd al-Ijārah): A Jurisprudential and Applied Study

عقدِ اجارہ اشخاص پر غیر متوقع حالات کے اثرات: فقہی و تطبیقی مطالعہ

محمد محسن ☆ ڈاکٹر شیراز احمد ☆

Abstract

Ijarah is an Islamic contractual concept referring to the transfer of usufruct in exchange for compensation. Broadly, it includes two main types: hiring of persons (*Ijārah al-ashkhāṣ*) and leasing of tangible assets (*Ijārah al-ʿayn*). The former involves availing the services of a person against wages, while the latter involves utilizing a physical asset for rent. In some forms of Ijarah, such as lease-to-own contracts, the ownership eventually transfers to the lessee. Normally, both contracting parties aim to complete the term of Ijarah for mutual benefit. However, in real-world circumstances, unexpected situations—such as natural disasters, pandemics, or personal incapacity—may arise that hinder the continuation or completion of the contract. In such cases, one or both parties may face harm or loss if forced to honor the original terms. This article critically examines the jurisprudential rulings and principles of Islamic law regarding the impact of such contingencies specifically on the hiring of persons. Drawing from classical sources of *fiqh* across all four Sunni schools of thought, it evaluates when a contract may automatically terminate, and when either party has the right to terminate. Additionally, contemporary challenges such as labor disputes, contract frustration due to emergencies, and judicial interpretations have been explored. The study aims to provide a balanced understanding of both theoretical and practical dimensions, offering solutions for resolving conflicts in employment-based Ijarah contracts due to unforeseen events.

Keywords: Ijarah, Hiring of persons, Unexpected circumstances, Jurisprudential analysis, Termination rights

تعارف موضوع

اسلامی قانونِ معاہدات میں "اجارہ" ایک اہم اصطلاح ہے جو کسی چیز یا شخص کی منفعت کے عوض اجرت کے تبادلہ پر دلالت کرتی ہے۔ اجارہ کی دو بڑی اقسام ہیں: اجارہ اشخاص اور اجارہ اموال۔ اجارہ اشخاص میں کسی فرد کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں اور اسے مقررہ اجرت دی جاتی ہے۔ اس قسم کا معاہدہ عموماً ایک مدتِ اجارہ کے لیے ہوتا ہے جس میں فریقین کی نیت نفع اور فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ایسے غیر متوقع حالات مثلاً بیماری، وباء، قدرتی آفات، یا قانونی رکاوٹیں پیش آتی ہیں جن کی وجہ سے اجارہ کی تکمیل ممکن نہیں رہتی یا اس میں ایک فریق کو نقصان

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولپور، پاکستان۔
☆ لیکچرار، شعبہ علوم اسلامی، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، رحیم یار خان کیمپس، پاکستان۔

کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ان حالات میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اجارہ کا معاہدہ از خود ختم ہو جائے گا یا کسی فریق کو فسخ کا اختیار حاصل ہو گا۔ اس تحقیقی مطالعہ میں فقہی کتب کی روشنی میں ان مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ مختلف مکاتب فکر کے مطابق ایسے حالات میں اجارہ اشخاص کے عقد پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان کے حل کی شرعی بنیادیں کیا ہیں۔

مبحث اول: اجارہ کا لغوی معنی

اجارہ کا لفظ لغت میں درج ذیل معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

1. کسی چیز کے منافع کو بیچنا

چنانچہ جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون جو دستور العلماء کے لقب سے معروف ہے اس میں ہے:

وھی بیع المنافع لغة[1]

اجارہ لغت میں منافع کے بیچنے کو کہا جاتا ہے۔

2. مزدور کی اجرت اور مزدوری

المغرب فی ترتیب المعرب میں ہے:

فی اللغة اسم للاجرة وھی کراء الاجیر[2]

لغت میں اجارہ اجرت یعنی مزدو کی مزدوری کو کہا جاتا ہے۔

3. کوئی چیز کرائے پر دینا

کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے:

الا انھا فی الاغلب تستعمل بمعنی الایجارفیقال آجرت الداراجارة ای اکریتھا[3]

اجارہ کا لفظ اکثر اوقات اجرت پر دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: آجرت الدار یعنی میں نے گھر کرائے پر دیا۔

مبحث دوم مذاہب اربعہ میں اجارہ کا اصطلاحی معنی

1. حنفیہ کے ہاں اجارہ کی تعریف

شرح بدایۃ المبتدی (ہدایہ) میں ہے:

الاجارة عقد علی المنافع بعوض[4]

---

1. Qāḍī ʿAbd al-Nabī, *Jāmiʿ al-ʿUlūm fī Iṣṭilāḥāt al-Funūn* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2000), 1:31.
2. al-Khwārizmī, Burhān al-Dīn Nāṣir, *al-Mughrib fī Tartīb al-Muʿarrib* (Dār al-Kitāb al-ʿArabī, n.d.), p. 20.
3. Muḥammad ibn ʿAlī, *Kashshāf Iṣṭilāḥāt al-Funūn wa al-ʿUlūm* (Beirut: Maktabat Lubnān, 1996), 1:99.
4. al-Marghīnānī, Burhān al-Dīn ʿAlī ibn Abī Bakr, *al-Hidāyah* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.), 3:230.

ایسا عقد جس میں عوض کے بدلے دوسرے کو کسی چیز کے منافع کا مالک بنایا جائے۔

المبسوط میں ہے:

اعلم ان الاجارة عقد المنفعة بعوض هو مال والعقد على المنافع شرعا نوعان احدهما بغيرعوض كالعارية والوصية بالخدمة والآخر بعوض وهو الاجارة[5]

اجارہ منفعت کا عقد ہے مال کے بدلے میں، شرعی طور پر منافع پر عقد کی دو قسمیں ہیں، عوض کے بغیر جیسے عاریت اور خدمت کی وصیت، اور عوض کے ساتھ جسے اجارہ کہا جاتا ہے۔

2. مالکیہ کے ہاں اجارہ کی تعریف

عقد معاوضة على تمليك منفعة بعوض[6]

عوض کے بدلے منفعت کی تملیک پر عقد معاوضہ کو اجارہ کہا جاتا ہے۔

الاجارة انها عقد يفيد تمليك منافع شيء مباح مدةمعلومة بعوض غيرناش عن المنفعة[7]

اجارہ ایسا عقد ہے جس سے معلوم مدت تک مباح چیز کے منافع کی ملکیت ثابت ہوتی ہے ایسے عوض کے بدلے جو اس منفعت سے پیدا نہ ہوا ہو۔

3. شافعیہ کے ہاں اجارہ کی تعریف

الاجارة هی تمليك منفعة بعوض بالشروط الآتية [8]

چند شرائط کے ساتھ عوض کے بدلے منفعت کی تملیک کو اجارہ کہا جاتا ہے۔

وحد عقد الاجارة عقد على منفعة مقصودة معلومة قابلة للبذل والاباحة بعوض معلوم [9]

عقد اجارہ کی تعریف یہ ہے کہ یہ متعین عوض کے بدلے معلوم اور مقصود منفعت پر ہوتا ہے بشرطیکہ وہ قابل استعمال اور مباح ہو۔

4. حنابلہ کے ہاں اجارہ کی تعریف

الاجارة هی بيع المنافع [10]

منافع کی بیع اجارہ کہلاتی ہے۔

عقد على منفعة مباحة معلومة توخذ شيئا فشيئا مدة معلومة من عين معلومة او موصوفة فی الذمة او عمل معلوم بعوض معلوم [11]

---

5. al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad, *al-Mabsūṭ* (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1993), 15:74.
6. al-Dardīr, Aḥmad ibn Muḥammad, Sharḥ al-Ṣaghīr (Miṣr: Maṭbaʿat Dār al-Maʿārif), 6:4.
7. al-Jazīrī, ʿAbd al-Raḥmān, *al-Fiqh ʿalā al-Madhāhib al-Arbaʿah* (Miṣr: al-Maktabah al-Tijāriyyah al-Kubrā), 3:97.
8. al-Ramlī, Shams al-Dīn Muḥammad, *Nihāyat al-Muḥtāj* (Beirut: Dār al-Fikr, 1984), 5:261.
9. Taqī al-Dīn Abū Bakr, *Kifāyat al-Akhyār fī Ḥall Ghayat al-Ikhtiṣār* (Damascus: Dār al-Khayr, 1994), 1:294.
10. Ibn Qudāmah al-Maqdisī, Muwaffaq al-Dīn, *al-Kāfī fī Fiqh al-Imām Aḥmad* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1994), 2:169.

اجارہ ایسی منفعت پر عقد کا نام ہے جو مباح و معلوم ہو اور متعین مدت میں تھوڑی تھوڑی وصول کی جائے، اس منفعت کی عین متعین ہو یا موصوف فی الذمہ ہو، یا اجارہ متعین عوض کے بدلے متعین عمل پر ہو گا۔

مبحث سوم: اجارہ کی اقسام، اصطلاحات اجارہ اور غیر متوقع حالات

1. اجارہ کی اقسام

وہ منفعت جس پر اجارہ منعقد ہو رہا ہے اس کے اعتبار سے اجارہ کی دو قسمیں ہیں: اجارہ اشخاص اجارہ اعیان

i. **اجارہ اشخاص:** کسی شخص کی خدمات حاصل کر کے اسے اجرت اور تنخواہ دی جائے تو یہ اجارہ اشخاص ہے۔ جیسے ڈاکٹر، استاد، مستری، مزدور وغیرہ سے کام لے کر معاوضہ ادا کرنا۔

ii. **اجارہ اعیان:** کسی شخص کو اجرت کے عوض اپنی مملوکہ چیز کے منافع کا مالک بنا دینا۔ مثلاً زمین، مکان، مشینری کے منافع دوسرے کو منتقل کرنا۔

اجارہ کی ایک اور تقسیم: ایک عام اجارہ ہوتا ہے جس میں اجرت پر دی ہوئی چیز موجر اور مالک کی رہتی ہے اور اجارہ کی مدت مکمل ہونے کے بعد مستاجر وہ چیز موجر کو واپس کر دیتا ہے۔ دوسرا وہ اجارہ ہوتا ہے جس میں مدت اجارہ مکمل ہونے کے بعد اس چیز کی ملکیت مستاجر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اسے اجارہ منتہیہ بالتملیک کہتے ہیں، یعنی ایسا اجارہ جس میں انتہاء مستاجر کو مالک بنا دیا جاتا ہے۔

2. اصطلاحات اجارہ

i. **موجر:** مالک جو اپنی چیز اجارہ اور کرائے پر دے رہا ہے۔

ii. **مستاجر:** جو شخص کسی دوسرے کی خدمات یا کسی چیز کے منافع کرائے پر لے۔

iii. **اجیر:** جو اپنی خدمات اجرت کے عوض دوسرے کو دے رہا ہے۔

3. غیر متوقع حالات: غیر متوقع حالات سے مراد وہ عوارض اور امور ہیں جو اجارہ منعقد ہونے کے بعد اچانک پیش آجائیں اور اجارہ کو متاثر کریں۔

غیر متوقع حالات کی اقسام

تاثیر کے اعتبار سے ان حالات و عوارض کی دو قسمیں ہیں:

i. جو اجارہ کے فسخ اور خاتمے کا سبب بنیں۔

ii. جو اجارہ میں تبدیلی کا سبب بنیں۔

امثلہ

اگر اجارہ منعقد ہو جانے کے بعد اچانک ایسا ہوا کہ وہ وجہ اور سبب ہی ختم ہو گیا جس کی وجہ سے اجارہ منعقد ہوا تھا، یا اجارہ کا محل ختم ہو گیا، یا اجارہ کو جاری رکھنے میں اجیر کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے جو عقد اجارہ کا مقتضی نہیں ہے تو اجارہ فسخ ہو جائے گا جیسا کہ:

کسی کی داڑھ میں درد تھا، اس نے دانتوں والے ڈاکٹر سے طے کیا کہ اتنے پیسے لے کر میری داڑھ نکال دو۔ ابھی داڑھ نہیں نکالی گئی تھی کہ داڑھ کا درد ختم ہو گیا تو اجارہ خود بخود فسخ ہو جائے گا، فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی کیونکہ اجارہ کا محل یعنی درد والی داڑھ باقی نہیں رہا، بلکہ صحیح داڑھ موجود ہے جس کے اکھاڑنے کا عقد ہوا ہی نہیں تھا۔

11. Manṣūr al-Buhūtī, *Kashshāf al-Qināʿ ʿan Matn al-Iqnā* (Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah), 3:546.

شرح بدایۃ المبتدی میں ہے:

وهو كمن استأجر حدادا ليقلع ضرسه لوجع به فسكن الوجع ...تفسخ الإجارةلان فى المضى عليه الزام ضررزائد لم يستحق بالعقد[12]

جیسے ایک آدمی سے اجرت طے کی کہ وہ اس کی تکلیف والی داڑھ نکال دے، پھر درد ختم ہو گیا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا، کیونکہ اجارہ کو جاری رکھنے میں ایسا زائد نقصان لازم آئے گا جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں ہے:

والصواب أنه ينظر إلى العذر إن كان يوجب العجز عن المضي في موجب العقد شرعا بأن كان المضي فيه حراما فالإجارة تنتقض بنفسها، كما في الإجارة على قلع الضرس إذا اشتكت ثم سكنت[13]

صحیح بات یہ ہے کہ پیش آمدہ امر کو دیکھا جائے گا، اگر شرعی طور پر اس کی وجہ سے عقد کو پورا نہ کیا جاسکتا ہو یعنی عقد کو جاری رکھنا حرام ہو تو اجارہ خود بخود ختم ہو جائے گا، جیسا کہ تکلیف والی داڑھ اکھاڑنے کا اجارہ منعقد ہوا پھر تکلیف دور ہو گئی۔

کسی نے دوسرے شخص سے متعین اجرت کے عوض ولیمہ کا کھانا پکانا طے کیا، اور ولیمہ سے پہلے ہی، اس کی بیوی انتقال کر گئی، اس نے خلع لے لی، کسی بھی طریقے سے ان میں جدائی ہو گئی تو اجارہ فسخ ہو جائے گا۔ کیونکہ اب جو کھانا پکایا جائے گا وہ ولیمہ کا نہیں ہو گا، یعنی جس پر عقد اجارہ ہوا تھا وہ محل ختم ہو گیا۔

شرح بدایۃ المبتدی میں ہے:

وهو كمن ... استأجر طباخا ليطبخ له طعام الوليمة فاختلعت منه تفسخ الإجارة لان فى المضى عليه الزام ضررزائد لم يستحق بالعقد[14]

جیسے کسی باورچی سے عقد اجارہ کیا کہ وہ ولیمہ کا کھانا پکادے، پھر عورت نے خاوند سے خلع لے لی تو اجارہ فسخ ہو جائے گا کیونکہ اسے جاری رکھنے میں ایسا اضافی نقصان لازم آرہا ہے جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا۔

المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی میں ہے:

أرأيت لو استأجر رجلاً ليتخذ له وليمة لعرس فماتت المرأة، أيجبر المستأجر على المضي؟ لاشك أنه لا يجبر لما في المضي من الضرر، وإنه قبيح[15]

کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی دوسرے کو ولیمہ کا کھانا بنانے کے لئے اجرت پر لے اور بیوی فوت ہو جائے کیا اسے کھانا بنوانے پر مجبور کیا جائے گا؟ بے شک مجبور نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں نقصان ہے اور یہ قبیح ہے۔

---

12. al-Marghīnānī, *al-Hidāyah* 3:247–248.
13. al-Kāsānī, Abū Bakr ibn Masʿūd, *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾi* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1986), 4:200.
14. al-Marghīnānī, *al-Hidāyah* 3:247–248.
15. Burhān al-Dīn Maḥmūd ibn Aḥmad, *al-Muḥīṭ al-Burhānī fī al-Fiqh al-Nuʿmānī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2004), 7:497.

کسی کے ہاتھ پر پھوڑا یا زخم بن گیا اور اس قدر خراب ہو گیا کہ ہاتھ گل گیا جس سے بازو کے بھی ناکارہ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ یہ ہاتھ کاٹنا پڑے گا۔ مریض نے کسی ڈاکٹر سے ہاتھ کا آپریشن کروانے اور ہاتھ کٹوانے کی اجرت طے کر لی اور تاریخ طے ہو گئی کہ فلاں دن ہاتھ کاٹا جائے گا۔ قدرت کا ایسا کرشمہ ظاہر ہوا کہ وہ ہاتھ صحیح ہو گیا اور خطرہ ختم ہو گیا۔ اس صورت میں یہ اجارہ فسخ ہو جائے گا اور ڈاکٹر کے لئے اس ہاتھ کو کاٹنا جائز نہیں ہو گا، کیونکہ جس ہاتھ کو کاٹنے کا اجارہ ہوا تھا وہ اب موجود نہیں ہے یعنی گلا ہوا ہاتھ، اب تو تندرست ہاتھ ہے جس کا اجارہ نہیں ہوا تھا۔

المحیط البرہانی میں ہے:

أرأيت لو أن رجلاً استأجر رجلاً ليقلع سنّه لوجع أصابه، أو استأجر رجلاً ليقطع يده لآكلة وقعت فيها فسكن الوجع وبرأت اليد، أيجبر المستأجر على المضي في الإجارة، والتمكين من قلع السنّ وقطع اليد؟.... لا شك أنه لا يجبر لما في المضي من الضرر، و إنه قبيح[16]

کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی دوسرے کو اجرت پر لے کہ وہ اس کی تکلیف والی داڑھ نکال دے یا زخم وغیرہ کی وجہ سے ہاتھ کاٹ دے، پھر داڑھ اور ہاتھ صحیح ہو جائے کیا مستاجر کو عقد اجارہ جاری رکھنے اور داڑھ اکھڑوانے اور ہاتھ کٹوانے پر مجبور کیا جائے گا؟... بے شک اسے عقد اجارہ جاری رکھنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں نقصان ہے اور یہ قبیح ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے:

والصواب أنه ينظر إلى العذر إن كان يوجب العجز عن المضي في موجب العقد شرعا بأن كان المضي فيه حراما فالإجارة تنتقض بنفسها، كما في الإجارة ...على قطع اليد المتاكلة اذا برءت[17]

صحیح بات یہ ہے کہ پیش آمدہ امر کو دیکھا جائے گا، اگر شرعی طور پر اس کی وجہ سے عقد کو پورا نہ کیا جا سکتا ہو یعنی عقد کو جاری رکھنا حرام ہو تو اجارہ خود بخود ختم ہو جائے گا، جیسا کہ اجارہ منعقد ہوا...تکلیف والے ہاتھ کاٹنے کا پھر وہ ہاتھ صحیح ہو گیا۔

کسی آدمی نے اپنے بچے کو دودھ پلانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے ایک عورت سے معاملہ طے کیا اور اجرت بھی طے ہو گئی لیکن وہ بچہ انتقال کر گیا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا۔

المحیط البرہانی میں ہے:

وكذا إذا مات الصبي؛ لأن العقد وقع له فيبقى ببقائه ويبطل بموته، ولأنها عجزت عن إيفاء المعقود عليه عجزاً لا يرجى زواله[18]

اسی طرح جب بچہ فوت ہو جائے) تب بھی اجارہ فسخ ہو جائے گا (کیونکہ اجارہ ہوا ہی بچے کی وجہ سے ہے اگر بچہ ہو گا تو عقد اجارہ بھی باقی رہے گا اگر بچہ فوت ہو گیا تو عقد اجارہ بھی باطل ہو جائے گا۔ اور اس لئے بھی کہ وہ عورت اس چیز کو ادا کرنے سے عاجز ہے جس پر عقد ہوا تھا اور اس کا یہ عجز ختم بھی نہیں ہو سکتا۔

16. Burhān al-Dīn, *al-Muḥīṭ al-Burhānī,* 7:497.
17. al-Kāsānī, *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾi*, 4:200.
18. Burhān al-Dīn, *al-Muḥīṭ al-Burhānī,* 7:448.

اگر کسی نے اپنے دو بچوں کو دودھ پلانے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کسی عورت سے معاملہ طے کیا اور اجرت بھی طے ہو گئی پھر ان میں سے ایک بچے کا انتقال ہو گیا تو نصف اجارہ فسخ ہو جائے گا اور وہ عورت زندہ بچے کو دودھ پلائے گی اور آدھی اجرت کی مستحق ہو گی۔

المحیط البرہانی میں ہے:

وإذا استأجر الرجل ظئراً ترضع صبيين له فمات أحدهما فإنه يرفع عنه نصف الأجر؛ لأنها بقدر النصف عجزت عن إيفاء المعقود عليه بيانه: أنه لا يمكن إيفاء المعقود عليه بدون الصبي، وليس لأب الصبي إقامة صبي آخر مقام الصبي لما يقع بين الصبيين من التفاوت في الإرضاع، فهو معنى قولنا: عجزت عن إيفاء المعقود عليه بقدر النصف فتنفسخ الإجارة في النصف، فلهذا قال: يرفع عنه نصف الأجر [19]

اگر کسی آدمی نے ایک عورت سے اجارہ کیا تاکہ وہ اس کے دو بچوں کو دودھ پلائے، پھر ایک بچہ مر گیا تو نصف اجرت ختم ہو جائے گی، کیونکہ وہ عورت اس چیز کے نصف ادا کرنے سے عاجز ہے جس پر عقد ہوا تھا۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ بچے کے بغیر اس چیز کو ادا کرنا ممکن نہیں جس پر عقد ہوا تھا، اور باپ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی اور بچہ اس کے قائم مقام کر دے کیونکہ دو بچوں کو دودھ پلانا مختلف ہوتا ہے، تو یہی مطلب ہے اس کا کہ وہ آدھی چیز ادا کرنے سے قاصر ہے جس پر اجارہ ہوا تھا تو نصف اجارہ فسخ ہو جائے گا لہٰذا نصف اجرت بھی ختم ہو جائے گی۔

اگر اجیر میں وہ کام کرنے کی صلاحیت ختم ہو گئی جس پر عقد اجارہ منعقد ہوا تھا تو مستاجر اجارہ فسخ کر سکتا ہے جیسے ایک آدمی نے کسی دوسرے شخص سے کسی بھی خدمت کی اجرت طے کی لیکن وہ کام شروع کرنے سے پہلے ہی اجیر اس قدر بیمار ہو گیا کہ اب وہ اس کام کرنے کی بالکل سکت نہیں رکھتا اور نہ ہی جلد اس کے صحت یاب ہونے کی امید ہے تو اس صورت میں مستاجر اجارہ فسخ کر سکتا ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وإن استأجر عبدا للخدمة فمرض العبد كان للمستأجر أن يفسخ الإجارة [20]

اگر کسی غلام کو خدمت کے لئے اجرت پر لیا اور غلام بیمار ہو گیا تو مستاجر اجارہ فسخ کر سکتا ہے۔

اگر کسی آدمی نے دوسرے سے معاہدہ کیا کہ میں اتنی اجرت لوں گا اور تمہارا یہ کام کر دوں گا، پھر اجیر یا مستاجر فوت ہو گیا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا بشرطیکہ انہوں نے اجارہ اپنے لئے کیا ہو، اگر کسی کا وکیل بن کر اس کی طرف سے اجارہ کیا تھا تو وکیل کے فوت ہونے سے اجارہ فسخ نہ ہو گا بلکہ اصل آدمی کے فوت ہونے سے اجارہ فسخ ہو گا۔

شرح بدایۃ المبتدی (ہدایہ) میں ہے:

وإذا مات أحد المتعاقدين وقد عقد الإجارة لنفسه انفسخت؛ لأنه لو بقي العقد تصير المنفعة المملوكة به أو الأجرة المملوكة لغير العاقد مستحقة بالعقد؛ لأنه ينتقل بالموت إلى الوارث وذلك لا يجوز وإن عقدها لغيره لم تنفسخ مثل الوكيل والوصي والمتولي في الوقف لانعدام ما أشرنا إليه من المعنى [21]

19. Burhān al-Dīn, *al-Muḥīṭ al-Burhānī,* 7:448–449.
20. Lajnat al-ʿUlamāʾ, *al-Fatāwā al-Hindiyyah* (Dār al-Fikr, 1310 AH), 4:460.
21. al-Marghīnānī, *al-Hidāyah,* 3:247.

اگر اجارہ کرنے والے دو اشخاص میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے جبکہ اجارہ اپنے لئے کیا ہو تو اجارہ فسخ ہو جائے گا، کیونکہ اگر عقد اجارہ باقی رہے تو عقد کی وجہ سے منافع یا اجرت اس شخص کو ملے گی جس نے عقد نہیں کیا، کیونکہ موت کی وجہ سے یہ چیزیں وارث کو ملیں گی، اور یہ جائز نہیں ہے۔ اور اگر کسی اور کے لئے عقد اجارہ کیا تھا تو اس عاقد کی موت سے اجارہ فسخ نہ ہو گا جیسا کہ وکیل، وصی اور متولی وقف کی موت سے اجارہ فسخ نہ ہو گا کیونکہ اس میں مذکورہ وجہ موجود نہیں ہے۔

عصر حاضر میں اجارہ پر غیر متوقع حالات کے اثرات

یہ حکم صرف انہی مذکورہ مثالوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جہاں بھی مذکورہ صورت حال پائی جائے عقد اجارہ فسخ ہو جائے گا۔

ذیل میں عصر حاضر میں پائے جانے والے مسائل اجارہ پر غیر متوقع حالات کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے اور مندرجہ بالا تفصیل کو ان پر منطبق کیا گیا ہے۔

1. ایک آدمی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد آپریشن تجویز کیا اور تاریخ متعین کر دی کہ فلاں تاریخ کو اتنے پیسے لے آنا اور آپریشن کروالینا۔ آپریشن سے پہلے ہی جب دوبارہ معائنہ کیا گیا تو مریض کی طبیعت بہتر محسوس ہوئی اور اسے آپریشن کی ضرورت باقی نہ رہی۔
2. اس صورت میں یہ عقد فسخ ہو جائے گا اب ڈاکٹر یہ نہیں کہہ سکتا کہ بات طے ہو چکی تھی اب لازمی آپریشن کروائیں۔ اور اگر ڈاکٹر مریض کو نہ بتائے اور بلا ضرورت آپریشن کر دے تو اس کا یہ فعل ناجائز اور حرام ہو گا۔
3. کسی حاملہ خاتون کو لیڈی ڈاکٹر نے بتایا کہ بعض خاص وجوہات کی بناپر آپ کی ڈیلیوری نارمل نہیں ہو سکتی بلکہ آپریشن کرنا پڑے گا اور متوقع تاریخ بھی بتادی کہ فلاں تاریخ کو آپریشن کے لئے آجانا، اور آپریشن کے اخراجات بھی طے ہو گئے۔
4. جب دوبارہ معائنہ کیا گیا تو صورت حال برعکس تھی یعنی نارمل ڈیلیوری ہو سکتی تھی تو اجارہ فسخ ہو جائے گا اور ڈاکٹر کا آپریشن کرنا جائز نہ ہو گا۔ اگر ڈاکٹر نے جان بوجھ کر آپریشن کیا تو یہ فعل حرام ہو گا اور اجرت لینا بھی جائز نہ ہو گا۔
5. ایک آدمی کی شادی کی تاریخ طے ہو گئی، اس نے کھانا بنانے والے سے طے کیا کہ فلاں تاریخ کو تم نے اتنا کھانا پکانا ہے اور تمہیں اتنی اجرت ملے گی۔ اس تاریخ سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہو گیا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا۔
6. ایک آدمی نے دوسرے سے عقد اجارہ کیا کہ اتنی اجرت کے بدلے:

* میرا مکان پلستر کر دو
* مکان رنگ کر دو
* دروازے لگادو
* دروازے رنگ کر دو
* ماربل لگادو
* ٹائلیں لگادو
* بجلی کی وائرنگ کر دو
* پلمبرنگ کا کام کر دو

* کھڑکیاں لگادو
* فرش لگادو
* فالز سیلنگ کردو
* قالین بچھادو
* کھڑکیوں کے شیشے لگادو
* سولر پلیٹیں نصب کر کے کنکشن کردو
* دیوارں پر شیٹیں لگادو
* لان میں پودے لگادو
* پردے لٹکادو
* بور کر کے موٹر لگادو جس تاریخ کو کام شروع کرنا تھا اس سے پہلے ہی
* زلزلہ آگیا
* سیلاب آگیا
* بہت زیادہ بارش ہوئی
* مکان کی بنیادوں میں کسی اور وجہ سے پانی چلا گیا

جس کے نتیجہ میں وہ مکان گر گیا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا، ہنر مند حضرات جن سے اجارہ ہوا تھا یہ نہیں کہہ سکتے کہ اجارہ ہو چکا تھا لہذا ہمیں اجرت دی جائے، یہ حضرات اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے۔

خلاصہ بحث

یہ مقالہ اجارہ اشخاص پر غیر متوقع حالات کے اثرات کا فقہی و تطبیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔ فقہی منابع کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر غیر معمولی حالات پیش آئیں جن کی وجہ سے اجارہ کی تکمیل ناممکن یا نقصان دہ ہو جائے، تو بعض صورتوں میں عقد از خود ختم ہو جاتا ہے، اور بعض صورتوں میں فریقین میں سے کسی کو عقد فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ مذاہب اربعہ کے موقف کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں پیش آنے والے مسائل جیسے وبائی امراض یا حادثاتی رکاوٹوں کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ آخر میں مصنفین نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شریعتِ اسلامی میں انسانی حالات اور ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اجارہ کے احکام میں لچک موجود ہے، اور ایسے مسائل کا حل فقہی اصولوں اور جدید قانونی ذرائع سے ممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Qāḍī ʿAbd al-Nabī. *Jāmiʿ al-ʿUlūm fī Iṣṭilāḥāt al-Funūn*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2000.
* al-Khwārizmī, Burhān al-Dīn Nāṣir. *Al-Mughrib fī Tartīb al-Muʿarrib*. Beirut: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, n.d.

* Muḥammad ibn ʿAlī. *Kashshāf Iṣṭilāḥāt al-Funūn wa al-ʿUlūm*. Beirut: Maktabat Lubnān, 1996.
* al-Marghīnānī, Burhān al-Dīn ʿAlī ibn Abī Bakr. *Al-Hidāyah*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.
* al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Mabsūṭ*. Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1993.
* al-Dardīr, Aḥmad ibn Muḥammad. *Sharḥ al-Ṣaghīr*. Miṣr: Maṭbaʿat Dār al-Maʿārif, n.d.
* al-Jazīrī, ʿAbd al-Raḥmān. *Al-Fiqh ʿalā al-Madhāhib al-Arbaʿah*. Miṣr: al-Maktabah al-Tijāriyyah al-Kubrā, n.d.
* al-Ramlī, Shams al-Dīn Muḥammad. *Nihāyat al-Muḥtāj*. Beirut: Dār al-Fikr, 1984.
* Taqī al-Dīn Abū Bakr. *Kifāyat al-Akhyār fī Ḥall Ghayat al-Ikhtiṣār*. Damascus: Dār al-Khayr, 1994.
* Ibn Qudāmah al-Maqdisī, Muwaffaq al-Dīn. *Al-Kāfī fī Fiqh al-Imām Aḥmad*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1994.
* al-Buhūtī, Manṣūr al-Dīn. *Kashshāf al-Qināʿ ʿan Matn al-Iqnāʿ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.
* al-Kāsānī, Abū Bakr ibn Masʿūd. *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1986.
* al-Burhānī, Burhān al-Dīn Maḥmūd ibn Aḥmad. *Al-Muḥīṭ al-Burhānī fī al-Fiqh al-Nuʿmānī*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2004.
* Lajnat al-ʿUlamāʾ. *Al-Fatāwā al-Hindiyyah*. Beirut: Dār al-Fikr, 1310 AH.